ملنے کا پتہ: انجمن فروغِ ملت۔ باری۔ ضلع مراد آباد۔ یوپی

بسلسلہ تبلیغ انجمن فروغ ملت کے

وہابیت کی تمام طاقتوں کا نچوڑ اور ان کی مجموعی جد وجہد کا نتیجہ رسالہ "التلبیسات لدفع التصدیقات" ہے جو المہند کے نام سے مشہور ہے اسمیں بڑے سے لیکر چھوٹے تک تمام وہابیہ نے عیاری کی قابلیتیں ختم کر دیں اور وہابیت کے معائب پر بہت پر فریب پردے ڈالنے کی کوششیں کیں اور تحریریات حرمین کے نام سے خلقِ خدا کو مغالطہ میں ڈالنا چاہا ہے ان تمام عیاریوں کو بے پردہ و بیحجاب کرنے کیلئے حضرت صدر الافاضل مولانا مولوی حافظ حکیم حاجی محمد نعیم الدین صاحب بانی جامعہ نعیمیہ مراد آباد نے رسالہ مبارکہ

التحقیقات لدفع التلبیسات

تحریر فرما کر تلبیسات وہابیہ کی حقیقت کو عریاں کر دیا اور ان تمام مغالطوں کا پردہ فاش کر دیا جن سے ناواقف لوگوں کے دھوکا کھانیکا احتمال تھا اس نفیس تحقیقات کو محترم جناب منشی عبد الوارث صاحب رضوی اور محترم جناب حافظ قاری عبد الغفور صاحب رضوی نے شائع کیا۔

انجمن فروغ ملت بلاری ضلع مراد آباد۔ یو۔ پی

مطبوعہ ناظم پریس رامپور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط

الحمد للہ رب العٰلمین والصلوٰۃ والسلام علٰی سید المرسلین رحمۃ للعالمین خاتم النبیین محمد رسول اللہ الامین وعلٰی اٰلہ واصحابہ اجمعین ط

اِستفتار

نحمدہٗ ونصلی علٰی رسولہ الکریم ط

بخدمت بابرکت حضرت حامیِ سنت ماحیِ بدعت جناب فخر الاماثل صدر الافاضل استاذ العلمار رئیس الفقہار اکرم المفسرین امام المناظرین سیدنا ومولانا مولوی حافظ قاری مفتی حکیم حاجی محمد نعیم الدین صاحب قبلہ مد اللہ ظلالہٗ وافضالہٗ ودام برکاتہٗ وفیوضاتہٗ۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔

کیا فرماتے ہیں حضرات علمار ملت اہلسنت وجماعت اِن امور ذیل میں کہ

(۱) مخالفین اور وہابیہ دیوبندیہ نے جو یہ شورش اٹھائی ہے کہ اعلیحضرت حکیم اُمت مجدد مأتہ حاضرہ مؤید ملت طاہرہ وشیخ الاسلام والمسلمین سیدنا مولانا شاہ مفتی محمد احمد رضا خاں صاحب محدث بریلوی رضی اللہ تعالےٰ

کا عمل کس پر ہے؟ دیوبندی عقائد والوں کو تو بڑا ناز ہے کہ ہم لوگ حق پر ہیں۔ اور بریلوی عقائد والے مفتری اور کاذب۔ کہ ان کے یہاں کفر کا کارخانہ ہے۔ جس کو چاہتے ہیں مسلمان کہتے ہیں اور جس کو چاہتے ہیں کفر کا فتویٰ دیکر دوزخ میں ڈال دیتے ہیں تو آیا یہ صحیح ہے یا غلط؟

(۳) مسلمان کلمہ گو اگرچہ نماز روزہ حج وغیرہ بجالاتا ہو۔ مگر خدا و رسول (جل جلالہ وصلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم) کی جناب میں گستاخی یا ادنیٰ سی توہین کرنے والا ہو تو آیا ایسا شخص مسلمان باقی رہتا ہے یا نہیں؟ مفصلاً جواب نمبروار بحوالۂ کتاب عام فہم صورت میں عنایت فرمایئے اور عربی عبارت آیت وحدیث جہاں پر آوے مع ترجمہ بزبان اردو تحریر فرمایا جاوے تاکہ بخوبی سمجھ میں آجاوے۔ بینوا بالکتاب توجروا یوم الحساب ۞

المستفتی۔ محمد عبدالحمید سنی حنفی خادم مدرسہ اسلامیہ رحمانیہ موضع رنگپور شریف ڈاکخانہ جلال پور۔ ضلع فیض آباد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۞

الجواب بعون الوہاب۔ نحمدہٗ ونصلی علیٰ حبیبہ الکریم ۞

(۱) وہابیہ کا یہ اتہام کہ اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ نے علمائے اسلام کو کافر کہا۔ کذب محض وافترائے خالص ہے۔ اعلےٰ حضرت قدس سرہٗ نے اُن مفسدین کو کافر فرمایا جو ضروریات دین کے منکر ہوئے۔ ایسوں کو قرآن

وحدیث اور تمام اُمت کافر کہتی ہے۔ اعلیحضرت نے کُفر کا حکم اپنی طرف سے نہیں دیا۔ نصوص نقل فرمائیں۔ جن کا آج تک کسی وہابی نے جواب نہیں دیا۔ اور نہ کبھی کوئی جواب دے سکتا ہے۔ اُن امور کا کفر ہونا اور اُنکے قائل کا کافر ہونا خود وہابیہ کو بھی تسلیم ہے۔ مولوی اشرف علی صاحب بسط البیان میں لکھتے ہیں۔

"جو شخص ایسا اعتقاد رکھے یا بلا اعتقاد صراحتہً اشارۃً یہ بات کہے میں اس شخص کو خارج از اسلام سمجھتا ہوں کہ وہ تکذیب کرتا ہے نصوصِ قطعیہ کی اور تنقیص کرتا ہے حضور سرور عالم فخر بنی آدم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی"

رہی یہ بات کہ جو اعلیحضرت کا ہم عقیدہ نہ ہو اسکو وہ کافر جانتے ہیں یہ درست ہے اور ہر مسلمان کا یہی عقیدہ ہے کہ ایمانیات اور ضروریات دین میں جو اس کا ہم عقیدہ نہ ہو۔ وہ کافر ہے۔ مثلاً جو شخص توحید میں ہمارا ہم عقیدہ نہ ہو۔ وہ کافر۔ جو توحید مانے۔ رسالت میں ہم اعتقاد نہ ہو۔ وہ کافر۔ توحید و رسالت دونوں کو تسلیم کرے۔ قرآن کا منکر ہو۔ تو کافر۔ غرض کسی ایک امر ضروری دینی کا انکار کرے۔ کافر ہے۔ مسلمان وہی ہے جو تمام ضروریات دین میں ہمارا ہم عقیدہ ہو۔ حدیث جبرئیل میں ہے: قَالَ اَنْ تُوْمِنَ بِاللّٰہِ وَمَلٰئِکَتِہٖ وَکُتُبِہٖ وَرُسُلِہٖ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَتُؤْمِنَ بِالْقَدْرِ خَیْرِہٖ وَشَرِّہٖ یعنی ایمان یہ ہے کہ تو اللہ اور اس کے ملائکہ اور اس کی کتابوں اور اسکے رسولوں اور روز آخرت کو مانے۔ اور اس کی تقدیر خیر و شر پر ایمان لائے

تو جو اِن اُمور میں ہمارا ہم عقیدہ ہے۔ مؤمن ہے اور جو ان میں سے ایک میں بھی ہم عقیدہ نہیں اس کو حقیقتِ ایمان ہی حاصل نہیں مؤمن نہیں۔ کافر ہے۔ واللہ سبحانہٗ تعالےٰ اعلم۔

(۲) یہ قطعاً غلط ہے کہ حسام الحرمین میں وہابیہ کی عبارات میں قطع و بُرید کر کے کفری معنی پیدا کئے گئے ہوں۔ عبارتیں بلفظہا نقل کی گئی ہیں انھیں پر فتویٰ لیا گیا ہے۔ اُن ہی کو علمائے حرمین طیبین نے کفر فرمایا ہے۔ البتہ ایک مضمون کی چند عبارتیں ایک کتاب میں تھیں تو اُن کو اختصار کے لئے یکجا کر کے لکھدیا ہے۔ ان میں سے ہر ایک عبارت وہ کفری معنی رکھتی ہے۔ مجموعہ کے ملانے سے کوئی جدید معنی پیدا نہیں کئے گئے۔ یہ محض افترا ہے اور ہر شخص حسام الحرمین کے نقول کو اصل کتابوں سے ملا کر اطمینان کر سکتا ہے۔

البتہ وہابیہ کی کتاب التلبیسات لدفع التصدیقات یقیناً اسم با مسمیٰ ہے اس میں تلبیس کی گئی ہے اور چالاکیوں سے کام لیا گیا ہے علماء مکہ مکرمہ کو طرح طرح کے دھوکے دیئے ہیں۔ اپنا مذہب کچھ کا کچھ بتایا ہے عقیدے برخلاف اپنی تصانیف کے ظاہر کئے ہیں۔ نمونہ کے طور پر چند فریب کاریاں اس کی نقل کی جاتی ہیں۔

۱ وہابی ہندوستان میں کس کو کہا جاتا ہے؟ اس کی تفصیل میں لکھا ہے:

"بلکہ جو سُود کی حرمت ظاہر کرے وہ بھی وہابی ہے گو کتنا ہی بڑا مسلمان کیوں نہ ہو" (التلبیسات صفحہ ۳)

دیکھئے کتنا بڑا دھوکا ہے۔ ہندوستان میں سود کے حرام کہنے والے کو کون وہابی کہتا ہے۔ سود کو تمام علمائے اہلِ سنّت حرام فرماتے ہیں۔ وہابی کے یہ معنی بتانا کتنا بڑا خدع دمکر ہے ؛

۲؎ روضۂ طاہرہ کی زیارت کے متعلق لکھا۔ کہ " اعلیٰ درجہ کی قربت "
اور نہایت ثواب اور سبب حصولِ درجات ہے۔ بلکہ واجب کے قریب۔ گو شدّ رحال اور بذلِ جان ومال سے نصیب ہو "
(التلبیسات) صفحہ ۴ ؎

صفحہ ۷ میں زیارت شریف کی نیت سے سفر کرنا وہابیہ کا قول بتایا۔ دیکھئے کیسے خالص سُنّی بن رہے ہیں۔ گویا وہابی اُن کے سوا کوئی اور ہے اب ذرا تقویۃ الایمان دیکھئے۔ کہ وہاں سلسلۂ شرکیّات میں لکھا ہے :۔

" اُس کے گھر کی طرف، اور دور دور سے قصد کر کے سفر کرنا " (تقویۃ الایمان صفحہ ۱۱) مطبوعہ مرکنٹائل پریس دہلی صفحہ ۴۴)

دوسری جگہ لکھا ہے " اور کسی کی قبر یا چلّہ پر یا کسی کے تھان پر جانا دور سے قصد کرنا " (تقویۃ الایمان مطبوعہ مرکنٹائل پریس دہلی صفحہ ۴۵) ؛

اس میں صاف بتایا کہ کسی کے گھر یا کسی کی قبر کی طرف سفر کرنا شرک ہے اور تقویۃ الایمان کے مصنف اسمٰعیل کی تعریف اسی التلبیسات کے صفحہ ۲ میں مرقوم ہے جب وہ ان کا پیشوا ہے۔ اس کی کتاب پر ساری جماعت کا ایمان ادراسمیں بقصدِ زیارت سفر کو شرک کہا۔ اسی سفر کو اس التلبیسات

میں قربت و واجب کہنا۔ اور اس کے لئے جان و مال کا خرچ روا رکھنے کا اظہار کرنا کتنا بڑا کید اور کیسا کھلا ہوا فریب ہے۔ اس سے یہ بھی معلوم ہے کہ وہابیہ کے دین میں تقیہ بھی درست ہے کہ اپنے مذہب کو چھپا کر کچھ کا کچھ ظاہر کر دیا ؛

۳ تقویۃ الایمان میں حضور سید عالم صلے اللہ تعالے علیہ وسلم کی طرف نسبت کر کے لکھا :

"کہ میں بھی ایک دن مر کر مٹی میں ملنے والا ہوں" (تقویۃ الایمان ص ۶۹)

اس سے صاف ظاہر ہے کہ وہابی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو مُردہ جانتے ہیں معاذ اللہ۔ مگر التلبیسات میں ظاہر کیا کہ حضرت صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنی قبر میں زندہ ہیں اور آپ کی حیات دنیا کی ہے بلا مکلّف ہونے کے، اور یہ حیات مخصوص ہے آنحضرت اور تمام انبیاء علیہم السلام اور شہداء کے ساتھ برزخی نہیں ہے۔ (التلبیسات صفحہ ۷) دیکھئے کیسا کھرا سُنّی بن رہا ہے۔

۴ تقویۃ الایمان صفحہ ۴۴ میں ہے :

"جس کا نام محمد یا علی ہے وہ کسی چیز کا مختار نہیں"۔

اسی کتاب کے صفحہ ۳۳ میں اولیا و انبیاء کی نسبت لکھا "کسی کام میں نہ بالفعل اُن کو دخل ہے۔ نہ اس کی طاقت رکھتے ہیں"۔

اور التلبیسات میں اولیاء کی نسبت اپنا یہ عقیدہ ظاہر کیا ہے کہ "ان کے سینوں اور قبروں سے باطنی فیوض کا پہنچنا بیشک صحیح ہے"۔

(التلبیسات صفحہ ۱۱)

۵۔ التلبیسات صفحہ ۱۲ میں عبدالوہاب نجدی اور اس کے تابعین کو خارجی بتایا ہے اور ان کا یہ عقیدہ بیان کیا ہے کہ وہ اپنے فرقہ کے سوا تمام عالم کے مسلمانوں کو مشرک جانتے ہیں اور اہلِ سنّت و علمائے اہلِ سنّت کا قتل ان کے نزدیک مباح ہے۔ مگر فتاوی رشیدیہ میں عبدالوہاب کو اچھا بتایا ہے۔ چنانچہ فتاوٰے رشیدیہ جلد اوّل صث میں ہے:۔

"محمد بن عبدالوہاب کے مقتدیوں کو وہابی کہتے ہیں۔ ان کے عقائد عمدہ تھے۔ اور مذہب اُن کا حنبلی تھا"

جلد ۳ صفحہ ۹۷ میں لکھا:۔

"محمد عبدالوہاب کو لوگ وہابی کہتے ہیں۔ وہ اچھا آدمی تھا سنا ہے کہ مذہب حنبلی رکھتا تھا اور عامل بالحدیث۔ بدعت و شرک سے روکتا تھا"

عقیدہ تو یہ ہے اور التلبیسات میں سُنّی بننے کے لئے ظاہر کیا کہ ہم اسکو خارجی جانتے ہیں۔ کیا مکّاری ہے۔

۶۔ ختم نبوت کے متعلق التلبیسات میں اپنا عقیدہ ظاہر کیا کہ:۔

"آپ کے بعد کوئی نبی نہیں جیسا کہ اللہ تعالےٰ نے اپنی کتاب میں فرمایا ہے لیکن محمد اللہ کے رسول اور خاتم النبیّین ہیں۔ اور ثابت ہے بکثرت حدیثوں سے جو معنیً حدِ تواتر تک پہنچ گئی ہیں اور نیز اجماعِ اُمت سے۔ سو حاشا کہ ہم میں سے کوئی اس کے

خلاف کہے۔ کیونکہ جو اس کا منکر ہے وہ ہمارے نزدیک کافر ہے
اسلئے کہ منکر ہے نص صریح قطعی کا "
(التلبیسات صفحہ ۱۴ و ۱۵)

یہاں تو صاف صاف اعلان ہے کہ حضور صلے اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم آخر انبیاء ہیں کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں اور یہ آیت اور احادیث متواترہ المعنی اور اجماع سے ثابت بتایا اور نص قرآنی کو اس معنی میں صریح و قطعی مانا اور اپنے آپ کو خالص سُنّی ظاہر کیا۔ اور تحذیر النّاس دیکھئے تو اس میں صفحہ ۲ پر یہ لکھا ہے :

" عوام کے خیال میں تو رسول کا خاتم ہونا بایں معنی ہے کہ آپ کا زمانہ انبیاء سابق کے زمانے کے بعد اور آپ سب میں آخری نبی ہیں مگر اہلِ فہم پر روشن ہوگا کہ تقدم یا تاخر زمانی میں بالذات کچھ فضیلت نہیں۔ پھر مقامِ مدح میں وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ فرمانا اس صورت میں کیونکر صحیح ہوسکتا ہے "

۳ التّلبیسات میں تو اپنا عقیدہ یہ ظاہر کیا :- " البتہ جہت و مکان کا اللہ تعالےٰ کے لئے ثابت کرنا ہم جائز نہیں سمجھتے اور یوں کہتے ہیں کہ وہ جہت و مکانیت اور جملہ علاماتِ حدوث سے منزّہ و عالی ہے "
(التّلبیسات صفحہ ۱۳) ؛

مگر واقعہ میں وہابیہ کا عقیدہ اس کے خلاف ہے اور وہ اللہ تعالےٰ کو جہت

ومکان سے منزّہ جاننے کے عقیدہ کو بدعت سمجھتے ہیں چنانچہ امام الوہابیہ مولوی اسمٰعیل دہلوی نے ایضاح الحق صفحہ ۳۵ و ۳۶ میں لکھا ہے :۔

"تنزیہ او تعالےٰ از زمان ومکان وجہت وماہیت و ترکیب عقلی وبحث عینیت وزیادت صفات وتاویل متشابہات واثبات رویت بلاجہت ومحاذات واثبات جوہر فرد وابطال ہیولےٰ وصورت نفوس وعقول یا بالعکس وکلام در مسئلہ تقدیر وکلام وقول بصدور عالم وامثال آں از مباحث فن کلام والٰہیات و فلاسفہ ہمہ از قبیل بدعات حقیقتہ است اگر صاحب آں اعتقادات مذکورہ را از جنس عقائد دینیہ شمارد۔"

یہ عیاری ہے کہ کچھ عقیدہ کچھ ہے اور ظاہر کرتے ہیں اس کے خلاف ؛ ۵۔ التلبیسات صفحہ ۱۷ میں لکھا ہے :۔

"جو اس کا قائل ہو کہ نبی کریم علیہ السلام کو ہم پر بس اتنی فضیلت ہے جتنی بڑے بھائی کو چھوٹے بھائی پر ہوتی ہے تو اس کے متعلق ہمارا عقیدہ ہے کہ وہ دائرۂ ایمان سے خارج ہے۔"

یہاں تو یہ ظاہر کیا۔ اور پردہ اٹھا کر دیکھئے کہ حقیقت یہ ہے کہ جس عقیدہ پر دائرۂ ایمان سے خارج ہونے کا حکم دیا ہے وہ عقیدہ خود اُن کا اپنا ہے۔

چنانچہ ملاحظہ کیجئے تقویۃ الایمان صفحہ ۴۸ میں لکھا ہے :۔

"انسان آپس میں سب بھائی ہیں جو بڑا بزرگ ہے وہ بڑا بھائی ہے
سو اسکی بڑے بھائی کی سی تعظیم کیجئے"

دوسری کتاب براہین قاطعہ جس کے مصنف بظاہر یہی مولوی خلیل احمد ہیں جنھوں نے التلبیسات میں مذکورہ بالا عبارت لکھی۔ وہ براہین قاطعہ صفحہ ۳ میں لکھتے ہیں :-

"اگر کسی نے بوجہ بنی آدم ہونے کے آپ کو بھائی کہا تو کیا خلاف نص کے کہہ دیا۔ وہ خود نص کے موافق ہی کہتا ہے"

اس مکاری کی کیا انتہا ہے جو عقیدہ بار بار چھاپ چکے التلبیسات میں اس کا کیسا صریح انکار کر دیا :

۹ التلبیسات صفحہ ۱۰ میں ہے :

"ہم زبان سے قائل اور قلب سے معتقد اس امر کے ہیں کہ سیدنا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو تمامی مخلوقات سے زیادہ علوم عطا ہوئے ہیں۔ جنکو ذات وصفات اور تشریعات یعنی احکام عملیہ و حکم نظریہ اور حقیقتہائے حقہ و اسرار الخفیہ وغیرہ سے تعلق ہے۔ کہ مخلوق میں سے کوئی بھی ان کے پاس تک نہیں پہنچ سکتا۔ نہ مقرب فرشتہ اور نہ نبی رسول۔ اور بیشک آپ کو اولین و آخرین کا علم عطا ہوا اور آپ پر حق تعالے کا فضل عظیم ہے"

اس عبارت مذکورہ کو ملاحظہ کیجئے۔ کیا مسلمان بنے ہوئے ہیں۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے علم کی وسعت اور حضور کا تمام خلق سے اعلم ہونا بیان کر رہے ہیں

اور عقیدہ دیکھئے۔ تو نہایت پاک کہ معاذ اللہ حضور کو اپنے خاتمہ اور انجام کا بھی علم نہیں۔ دیوار کے پیچھے کا بھی علم نہیں۔ چنانچہ تقویۃ الایمان مطبوعہ مرکنٹائل پریس دہلی صفحہ ۳۱ میں لکھا ہے :-

"جو کچھ اللہ اپنے بندوں سے معاملہ کریگا۔ خواہ دنیا میں، خواہ قبر میں۔ خواہ آخرت میں۔ سو اسکی حقیقت کسی کو معلوم نہیں نہ نبی کو۔ نہ ولی کو۔ نہ اپنا حال۔ نہ دوسرے کا"

اور براہین قاطعہ صفحہ ۴۶ میں لکھا :-

"اور شیخ عبدالحق روایت کرتے ہیں کہ مجھ کو دیوار کے پیچھے کا بھی علم نہیں"

حقیقت عقیدہ تو یہ ہے۔ اور دھوکا دینے کے لئے التلبیسات میں وہ ظاہر کیا :-

۵ التلبیسات صفحہ ۱۹ میں لکھا :-

"اور ہمارا یقین ہے کہ جو شخص یہ کہے کہ فلاں شخص نبی کریم علیہ السلام سے اعلم ہے۔ وہ کافر ہے۔ اور ہمارے حضرات اس شخص کے کافر ہونے کا فتوے دے چکے ہیں جو یوں کہے کہ شیطان ملعون کا علم نبی علیہ السلام سے زیادہ ہے"

یہاں تو یہ لکھا اور براہین قاطعہ میں خود ہی شیطان لعین کے لئے وسعت علم کو ثابت کیا اور حضور کے حق میں اس کے ثبوت کا انکار۔ یہاں جس چیز کو کفر بتایا اس کے قائل خود جناب ہی ہیں براہین قاطعہ صفحہ ۴۷ میں

لکھتے ہیں :-

"شیطان و ملک الموت کو یہ وسعت نص سے ثابت ہوئی۔ فخر عالم کی وسعتِ علم کی کون سی نص قطعی ہے کہ جس سے تمام نصوص کو رد کر کے ایک شرک ثابت کرتا ہے؟"

دیکھئے عقیدہ تو یہ ہے اور التلبیسات میں اس کا صاف انکار ہے۔ اور ایسے عقیدہ رکھنے والے کو کافر بتایا ہے۔ کیا عیاری ہے۔

(۳) التلبیسات صفحہ ۲۴ میں ہے :-

"جو شخص نبی علیہ السلام کے علم کو زید و بکر و بہائم و مجانین کے علم کے برابر سمجھے۔ یا کہے۔ وہ قطعاً کافر ہے"

علمائے حرمین کے سامنے تو اپنا عقیدہ یہ ظاہر کیا۔ اب دیکھئے کہ ایسا سمجھنے اور کہنے والا ہے کون جس کو کفر کہہ رہے ہیں۔ وہ فعل کس کا ہے۔

ملاحظہ کیجئے حفظ الایمان مطبوعہ مجتبائی مصنفہ مولوی اشرف علی تھانوی صفحہ ۷، ۸ میں ہے :-

"پھر یہ کہ آپ کی ذاتِ مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا اگر بقول زید صحیح ہو۔ تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ مراد اس سے بعض غیب ہے یا کل غیب۔ اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور کی کیا تخصیص ہے۔ ایسا علم تو زید و عمرو بلکہ ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لئے بھی حاصل ہے"

دیکھئے۔ وہ کفری قول جس کے قائل کو التلبیسات میں کافر کہہ رہے ہیں

خود ان کے پیشوا مولوی اشرف علی صاحب کا ہے۔ اس کے علاوہ دوسری عیاری یہ ہے کہ اس تلبیسات میں اشرف علی کی عبارت پیش کی ہے، تو اس میں قطع و برید کر لی کہ حفظ الایمان میں تو "علم غیب کا حکم کیا جانا" لکھا۔ اور التلبیسات میں "علم غیب کا اطلاق" لکھا ہے، کہاں حکم کرنا۔ کہاں محض اطلاق، اپنی عبارت میں تحریف کر ڈالی اگر ان کے نزدیک حفظ الایمان والی عبارت صریح کفر نہ تھی تو التلبیسات میں اس کو کیوں بدلا؟ دوسرے لفظوں سے بیان کیا۔ اصل لفظوں کو کیوں بچایا۔ قول کچھ تھا اور علمائے عرب کو کچھ دکھایا؛

ع۱۲ مجلس مبارک میلاد شریف کی نسبت اپنا یہ خیال ظاہر کیا ہے۔ التلبیسات صفحہ ۲۴:۔

"حاشا۔ ہم تو کیا۔ کوئی بھی مسلمان ایسا نہیں کہ آنحضرت کی ولادت شریفہ کا ذکر بلکہ آپ کی جوتیوں کے غبار اور آپ کی سواری کے گدھے کے پیشاب کا تذکرہ بھی قبیح و بدعت سیئہ یا حرام کہے۔ وہ جملہ حالات جنکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ذرا بھی علاقہ ہے اُن کا ذکر ہمارے نزدیک نہایت پسندیدہ اور اعلےٰ درجہ کا مستحب ہے خواہ ذکر ولادت شریفہ ہو۔ یا آپ کے بول و براز اور نشست و برخاست اور بیداری وخواب کا تذکرہ ہو"؛

دیکھئے۔ یہاں مولود شریف کو اعلیٰ درجہ کا مستحب بنایا جاتا ہے اور

اس کو بدعتِ سیئہ کہنے سے حاشا کہکر انکار کیا جاتا ہے۔ بڑا فریب ہے کیونکہ اس میں وہ اس کے منکر ہیں۔ دیکھئے ذیل کے حوالے (فتاوے رشیدیہ جلد ۱ صفحہ ۵۰ میں ہے۔

"سوال: مولود شریف اور عرس کہ جس میں کوئی بات خلاف نہ ہو جیسے حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب رحمۃ اللہ علیہ کیا کرتے تھے آپ کے نزدیک جائز ہے۔ یا نہیں؟ اور شاہ صاحب واقعی مولود یا عُرس کرتے تھے۔ یا نہیں؟

الجواب: عقد مجلس مولود اگرچہ اس میں کوئی امر غیر مشروع نہ ہو۔ مگر اہتمام و تداعی اس میں بھی موجود ہے لہذا اس زمانہ میں درست نہیں۔"

اسی فتاوے رشیدیہ جلد دوم صفحہ ۱۴۵ میں ہے:۔

"مسئلہ:۔ محفل میلاد جس میں روایات صحیحہ پڑھی جائیں اور لاف و گزاف اور روایات غیر موضوعہ اور کاذبہ نہ ہوں، شریک ہونا کیسا ہے؟

جواب: ناجائز ہے بسبب اور وجوہ کے۔"

اسی جلد (یعنی فتاوے رشیدیہ جلد دوم) جلد کے صفحہ ۱۰۰ میں لکھا ہے:۔

"انعقادِ مجلسِ مولود بہرحال ناجائز ہے۔"

اسی فتاوے رشیدیہ کے جلد ۳ صفحہ ۱۴۲ میں ہے:۔

"کسی عرس اور مولود میں شریک ہونا درست نہیں اور کوئی سا

عرس اور مولود درست نہیں "

انصاف کیجئے۔ کہ حقیقت میں مذہب تو یہ ہے کہ کوئی مولود شریف کسی طرح درست نہیں اور التلبیسات میں ظاہر اس کے خلاف کیا۔ یہ ہیں کیا دیاں، تمام کتاب ایسی ہی مکاریوں سے لبریز ہے۔ چند بطور نمونہ یہاں لکھی گئی ہیں۔

اب دوسرا اندازِ فریب ملاحظہ فرمایئے۔ خود سوالات لکھے اور خود اُن کے جواب دیئے اپنے ہی گھر کے لوگوں سے تصدیقیں کرائیں۔ جوابوں میں وہ فریب کاریاں کیں جو اوپر بیان ہوئیں۔ اب اس مجموعۂ فریب کو حرمین شریفین لیکر پہنچے تاکہ وہاں کے علماء کو دھوکہ دیں۔ اور اُن سے کسی طرح تصدیق کرالیں۔ تو کہنے کو ہو جائے کہ حسام الحرمین میں علمائے حرمین شریفین نے جن بدنگامیوں پر کفر کا حکم دیا تھا۔ اُنہوں نے ہی ان کا اسلام تسلیم کر لیا۔ مگر اللہ تعالےٰ ربانی علماء کا محافظ ہے۔ مکاروں کا کید نہ چلا۔ اور حرمین طیبین کے علماءِ اعلام کی تصدیقیں حاصل نہ ہوئیں اگرچہ بعید نہ تھا کہ وہ حضرات ان پرفریب جوابوں سے دھوکہ کھاتے جن میں فریبکاروں نے اپنے آپکو پکا سنی ظاہر کیا تھا مگر الحمد للہ کہ حرمین طیبین کے علماءِ کرام اس دامِ فریب میں نہ آئے۔

علماءِ حرمین کی تصدیق کا حال

علمائے حرمین طیبین کی تصدیقات تو حسام الحرمین میں دیکھئے۔ تلبیسات کی جعلی کارروائی محض فریب کاری ہے۔ عنوان میں تو لکھا :۔

هٰذہٖ خلاصۃ تصدیقات السادۃ العلماء بمکۃ المکرمۃ

اوراس کے ذیل میں صرف مولانا محمد سعید بابصیل کی ایک تحریر ہے ،
اس تحریر میں کہیں ذکر نہیں کہ براہین قاطعہ و حفظ الایمان و تحذیر الناس
و فتوائے گنگوہی پر جو حکم حسام الحرمین میں دیا گیا۔ وہ غلط ہے۔ نہ یہ
تحریر ہے کہ ان کتابوں کی کوئی عبارت کفری نہیں۔ تصدیق کس بات
کی ہے۔ اوراس تحریر سے دیوبندیوں کو کیا فائدہ پہنچتا ہے التلبیسات
میں جو انھوں نے اپنے آپ کو "سنی" ظاہر کیا۔ اور عبدالوہاب نجدی کو وہابی
و خارجی بتایا۔ مولود شریف کو جائز کہا۔ اس کی مولانا نے تصدیق
فرمادی۔ تو یہ سنیت کی تائید ہوئی۔ وہابیہ کی حیاداری کہ وہ اس تحریر
کو اپنی تائید میں پیش کریں :

علاوہ بریں جو تحریر انھوں نے لکھی تھی بعینہٖ درج کرنا تھی۔ اس کا
خلاصہ کیوں کیا گیا۔ وہ کیا مضمون مخالف تھا جس کو چھپانے کے لیے
ان تحریروں میں کاٹ چھانٹ کی۔ اوراس التلبیسات میں خود اقرار ہے
چنانچہ صفحہ ۵۰ کے اول میں لکھا ہے :۔
"یہ علماءِ مکہ مکرمہ زاداللہ شرفًا و تعظیمًا کی تصدیقات کا خلاصہ ہے"
جن علماء کی تحریر اپنی برأت کے ثبوت کے لئے پیش کیجاتی ہے۔ اس میں
قطع و برید کیوں کی گئی۔ اس سے اہل فہم سمجھ سکتے ہیں کہ وہ تحریر ان کے
موافق نہ تھی۔ جو باتیں خلاف اور صریح خلاف تھیں۔ وہ نکال دیں۔ یہ
حال دیانت کا ہے۔

اس کے بعد ایک تصدیق شیخ احمد رشید کے نام سے لکھی ہے تاکہ

لوگ سمجھ لیں کہ یہ بھی کوئی عرب اور علمائے مکہ میں سے ہوں گے۔ مگر آخر میں جہاں دستخط ہیں۔ وہاں بندہ احمد رشید خاں نواب لکھا ہے (دیکھو التلبیسات صفحہ ۵۳)

یہ نواب اور خاں بتا رہا ہے کہ یہ عرب نہیں ہیں۔ اسی لئے اول میں اُن کے نام کے ساتھ نواب اور خاں نہیں لکھا گیا۔

تیسری تصدیق شیخ محب الدین کی ہے جن کو مہاجر لکھا ہے لفظ مہاجر سے ظاہر ہے کہ وہ عرب اور علمائے مکہ میں سے نہیں۔ ان کی تحریر کو علماءِ مکہ کی تحریر قرار دینا دُنیا کو فریب دینا ہے یہ جرأت ہے کہ ہندوستانیوں کی تحریریں علماءِ مکہ کے نام سے پیش کر کے دنیا کو دھوکہ دیا جاتا ہے۔

چوتھی تحریر شیخ محمد صدیق افغانی کی ہے اس کو بھی علمائے مکہ کے سلسلے میں داخل کیا ہے۔ ہندی و افغانی علماءِ مکہ میں گئے۔ اس دھوکہ دہی کی کچھ انتہا ہے ایسے تو جتنے حاجی ہندوستان سے گئے تھے۔ سب کے نشان انگوٹھے لے کر علمائے مکہ میں شمار کر دیتے۔ تو کوئی کیا کرتا؟

ایک اور بڑا مکر

اسی سلسلہ میں پانچویں اور چھٹی تحریریں شیخ محمد عابد صاحب مفتی مالکیہ اور ان کے بھائی شیخ علی بن حسین مدرس حرم شریف کی بھی درج ہیں۔ یہ حضرات بیشک علمائے مکہ سے ہیں۔ مگر ان کے نام سے جو

تحریریں التلبیسات میں درج ہیں وہ جعلی ہیں۔ چنانچہ خود التلبیسات صفحہ ۵۵ میں لکھا ہے کہ:۔

جناب مفتی مالکیہ اور اُن کے بھائی صاحب نے بعد اس کے کہ تصدیق کر دی تھی۔ مخالفین کی سعی کیوجہ سے اپنی تقریظ کو بحیلۂ تقویتِ کلمات لے لیا۔ اور پھر واپس نہ کیا۔ اتفاق سے اس کی نقل کر لی گئی تھی۔ سو ہدیۂ ناظرین ہے۔

اس سے معلوم ہوا کہ ان حضرات کی تحریر وہابیہ کے پاس موجود نہیں۔ پھر ان کے نام سے تحریر چھاپنا کس قدر بیباکی اور مخادعت ہے۔ فرض کرو۔ یہ سچے ہی سہی۔ اگر ان صاحبوں نے اپنی تحریر واپس لے لی۔ اور پھر نہ دی تو وہ تحریر ان کو مقبول نہ ہوئی اس کو آپ کے سر تھوپنا کتنا بڑا مکر ہے اور اگر مخالفین کی رعایت کی وجہ سے حق کو چھپایا تو وہ اس قابل ہی کب رہے کہ ان کی تحریر قابلِ اعتبار ہو۔ غرض کسی سے اُن کی تحریر چھاپنا اور اُن کی طرف نسبت کرنا درست نہیں۔

التلبیسات میں علمائے مکہ کے نام سے صرف اتنی ہی تحریریں درج ہیں ان میں قطع و برید بھی ہے۔ ہندیوں اور افغانیوں کو مکی بنایا گیا ہے جعلی تحریریں بھی ہیں ایک بھی تحریر قابلِ اعتماد نہیں۔ کُل کا کُل کارخانہ دھوکے اور فریب کا ہے۔ اور اس سے ظاہر ہے کہ تمام علمائے کرام مکہ مکرمہ اُن کے کفر پر متفق تھے اور کسی طرح سے انکی فریب کاری نہ چل سکی۔ اس لئے انہوں نے جعلی تحریریں بنائیں اور ہندوستانیوں اور افغانیوں کو علمائے مکہ ظاہر کرکے اُن

سے کچھ لکھا لیا۔ ایسا نہ کرتے تو تائیدِ باطل کے لئے اور کچھ کر ہی کیا سکتے تھے۔

علمائِ مدینہ کی تصدیقات کا حال

علمائِ مدینہ کے نام سے التلبیسات میں عجب چال کھیلی ہے۔ مولانا سید احمد صاحب برزنجی کے کسی رسالہ کے چند مقاموں کی تھوڑی تھوڑی عبارتیں نقل کر کے اس پر جن چوبیس پچیس صاحبوں کے دستخط تھے سب نقل کر دیئے۔ وہ دستخط التلبیسات پر نہ تھے۔ برزنجی صاحب کے رسالہ پر تھے۔ مگر التلبیسات میں سب نقل کر دیئے تاکہ عوام دھوکا کھائیں کہ مدینہ طیبہ کے اسقدر علماء اس سے متفق ہیں۔ چنانچہ التلبیسات کے صفحہ ۶۰ میں اس کا اقرار بھی کیا ہے برزنجی صاحب کا پورا رسالہ بھی نقل نہ کیا جسکو لوگ دیکھتے کہ وہ کیا فرماتے ہیں۔ تین مقاموں کی کچھ عبارتیں لکھ ڈالیں۔ یہ کہاں کی دیانت ہے اہلِ عقل سمجھ سکتے ہیں کہ اس رسالہ کو بالکل نظر انداز کر دینا ضرور کسی مطلب سے ہے۔ اگر وہ موافق ہوتا تو اس کا حرف حرف لکھا جاتا۔

مولانا شیخ احمد بن محمد خیر شنقیطی کی تحریر

علمائِ مدینہ کی تحریرات کے سلسلے میں سب سے آخر مولانا شیخ احمد بن محمد خیر شنقیطی کی تحریر ہے اس تحریر میں مولانا نے یہ تو نہیں فرمایا کہ تحذیر الناس۔ براہین قاطعہ، حفظ الایمان وغیرہ کی وہ عبارات جنپر حسام الحرمین میں کفر کا حکم دیا گیا ہے درست ہیں یا کفر نہیں ہیں۔ یا ان کے

مصنف مومن رہے۔ کافر ہوئے بلکہ وہابیہ کا رد کیا ہے اور ان کی ناک کاٹ دی ہے کہ مولود شریف اور قیام وقت ذکر ولادت کو جائز و مستحب اور شرعاً محمود اور اکابر علماء کا قرناً بعد قرن معمول اور مسلمانوں کا شعار بتایا ہے (دیکھو التلبیسات صفحہ ۶۱ و ۶۲) اور اس سے بڑھکر حضور کی روح مبارک (صلے اللہ علیہ وسلم) کی تشریف آوری کو امر ممکن اور اس کے معتقد کو غیر خاطی بتایا ہے اور یہ تصریح کی ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی قبر شریف میں زندہ ہیں اور وہابی دین پر خاک ڈالنے کیلئے یہ بھی لکھدیا ہے کہ حضور باذن تعالیٰ جہان میں جیسا چاہتے ہیں تصرف فرماتے ہیں (دیکھو التلبیسات صفحہ ۶۲) یہ وہابیہ کا رد اور ان کے دین کا ابطال ہے اس نے تقویۃ الایمان کو جہنم رسید کر دیا۔ اس کے علاوہ التلبیسات کی نقل کی ہوئی اور تحریرات بھی وہابیہ کے کھلم کھلا رد ہیں۔ یہ ایک نہایت مختصر نقشہ التلبیسات کا پیش کیا گیا جس سے ہر عاقل منصف اس دجالی کتاب کی فریب کاری پر نفرت کریگا۔ اب بحمد اللہ تعالےٰ روز روشن کی طرح ظاہر ہو گیا۔ کہ حسام الحرمین حق و صحیح اور التلبیسات کذب و زور و باطل و مردود ہے۔

وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۔ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ

عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ وَنُوْرِ عَرْشِہٖ سَیِّدِ الْاَنْبِیَاءِ

وَالْمُرْسَلِیْنَ شَفِیْعِ الْمُذْنِبِیْنَ خَاتَمِ النَّبِیِّیْنَ

رَحْمَۃٍ لِّلْعٰلَمِیْنَ

مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ

اَجْمَعِیْنَ

تمت